۲۹/۱/۱۱ھ
۱۹ ــــــ ھ

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

۸۰/۲۸۰-۲۸۲

کیا فرماتے ہیں علماء کرام مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں نور الحق ص

① مسجد میں اجتماعی نماز ہو جانے کے بعد مسجد سے خارج جماعت کرواتے ہوئے اقامت کہنا واجب ہے، مسنون ہے، یا مستحب؟

② مسبوق بھول کر امام سے پہلے، امام کے ساتھ، امام کے بعد سلام پھیر دے تو کیا سجدہ سہو ہوگا؟

③ سجدہ سہو میں سلام کے بعد تشہد اور درود شریف پڑھنا واجب ہے، یا مستحب ہے؟

محمد راشد ڈسکوی
۵ محرم ۱۴۲۹ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

الجواب حامداً ومصلیاً۔

۱- اگر جماعت ثانیہ کسی ایسی مسجد میں ہو۔ جہاں پر جماعت نے باقاعدہ اپنی نماز اقامت اور اذان سے پڑھی ہو۔ تو دوبارہ جماعت کے لیئے اذان واقامت مکروہ ہے۔ البتہ مسجد سے باہر یا راستہ کی ایسی مسجد جہاں پر جماعت وامام دونوں نہ ہوں۔ تو وہاں جماعت ثانیہ کے لیئے اذان واقامت مسنون ہے۔

وكره تركهما معًا لمسافر وكذا تركهما بخلاف مصل ولو بجماعة في بيته بمصر أو قرية لهما مسجد، فلا يكره تركهما إذا أذان الحي بكفيه أو مصلّ (في مسجد بعد صلاة جماعة فيه) بل يكره فعلهما وتكرار الجماعة إلا في مسجد على طريق فلا بأس بذلك .... وقال ابن عابدين إلا في مسجد على طريق هو ما ليس له إمام ومؤذن راتب فلا يكره التكرار فيه بأذان وإقامة، بل هو الأفضل ... فلا بأس بذلك الأولى حذفه لما علمت أنه الأفضل:"

(تنویر الابصار ودر المختار، الصلاۃ، کراھۃ تکرار الجماعۃ فی المسجد ۱/۷۹ رشیدیہ)

وإن كان مسجدا ليس له أهل معلوم بأن كان على شوارع الطريق لا يكره تكرار الأذان والإقامة فيه:"

(بدائع الصنائع، الصلاۃ، تکرار الجماعۃ، ۱/۳۷۹ رشیدیہ)

واعلم أن الأذان والإقامة سنتان عندنا على المذهب الصحيح المختار سواء في ذلك أذان الجمعة وغيرها:"

(الاذکار للامام النووی، باب صفۃ الاقامۃ، ۲۹ دار ابن حزم)

Scanned by CamScanner

ومن السنة أن يأتي بالأذان والإقامة جهرا رافعا بهما صوته إلا أن الإقامة أخفض منه هكذا في النهاية والبدائع"

(عالمگیری، الاذان فی کلمات الاذان والاقامة ۱/۵۵ رشیدیہ)

۲۔ مسبوق اگر بھول کر امام سے پہلے یا امام کے ساتھ سلام پھیر دے۔ تو اس پر سجدہ سہو لازم نہیں ہوگا۔ اور اگر مسبوق بھول کر امام کے بعد سلام پھیر دے۔ تو اس پر سجدہ سہو لازم ہوگا۔

ولا سجود عليه إن سلم سهوًا قبل الإمام أو معه، وإن سلم بعده لزمه لكونه منفردا حينئذ"

(شامی، باب سجود السهو، ۲/۶۵۹ رشیدیہ)

المسبوق بركعة إذا سلم مع الإمام ساهيا لا يلزمه سجود السهو لأنه مقتد بعد وإن سلم بعد الإمام كان عليه السهو لانه صار منفردا"

(الفتاوى الخانية، الصلاة، المسبوق، ۱/۱۰۱ رشیدیہ)

۳۔ قعدہ اخیرہ میں تشہد پڑھنا واجب ہے۔ چاہے قعدہ اخیرہ چار رکعت، دو رکعت یا تین رکعت والی نماز میں ہو۔ یا سجدہ سہو کے بعد ہو۔ اسی طرح قعدہ اخیرہ میں درود شریف پڑھنا مسنون ہے۔

ولها واجبات.... (والتشهدان) ويسجد للسهو بترك بعضه ككله، وكذا في كل قعدة في الأصح إذ قد يتكرر عشراً كمن أدرك الإمام في تشهدي المغرب وعليه سهو فسجد معه وتشهد ثم تذكر سجود تلاوة فسجد معه وتشهد ثم سجد للسهو وتشهد معه ثم قضى الركعتين بتشهدين ووقع له كذلك"

(الدر المختار، الصلاة، واجبات الصلاة، ۲/۱۹۷ رشیدیہ)

ويجب التشهد في القعدة الاخيرة وكذا في القعدة الاولى وهو الصحيح هكذا في السراج الوهاج. وهو الأصح كذا في محيط السرخسي"

(عالمگیری، الصلاة، واجبات، ۱/۷۱ رشیدیہ)

والصلاة على النبي في القعدة الأخيرة"

(الدر المختار، الصلاة، ۲/۲۱۳ رشیدیہ)

فقط واللہ اعلم بالصواب

کتبہ، نور الحق دیر علی زئی

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

بالجامعۃ الفاروقیۃ پرانتھی

۲۰/۱/۲۹ھ

الجواب صحیح

۱۹/۱/۲۹ھ

Scanned by CamScanner